فالسہ کی کاشت

مرتبین :

محمد فخر امام   آفیسر گریڈII

ذاکر علی   آفیسر گریڈII

آفتاب احمد   ایکٹنگ سینئر وائس پریزیڈنٹ

زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ

www.atd.ztbl.com.pk

ZTBL

تعارف:

فالسہ (Grewia subinequallis DC) کا تعلق پودوں کے ٹیلیسی (Tillaceae) خاندان سے ہے۔ اس کا آبائی وطن بھارت اور جنوب مغربی ایشیا ہے پیداواری لحاظ سے فالسہ کاشت کرنے والے ممالک میں بھارت، نیپال، بنگلہ دیش، پاکستان، فلپائن اور آسٹریلیا شامل ہیں. بھارت میں اس کی تجارتی پیمانے پر کاشت پنجاب اور بمبئی کے قرب وجوار میں ہوتی ہے جبکہ پاکستان میں اس کی کاشت سرگودھا، فیصل آباد، ملتان، بہاولپور، لاہور، ڈیرہ اسماعیل خان، سکھر اور حیدرآباد ڈویژن میں ہوتی ہے۔

پیداوار:

فالسہ ایک پت جھڑ جھاڑی نما پودا ہے جس کا پھل، جوس اور سکوائش موسم گرما میں صحت کے لئے بہت مفید ہیں۔ پاکستان میں فالسہ کی کاشت تقریباً 1270 ہیکٹر زرقبے پر محیط ہے جبکہ اس کی پیداوار 4518 ٹن سالانہ ہے۔ صوبہ پنجاب میں اس کی کاشت 585 ہیکٹریز رقبے پر کی جاتی ہے اور اس کی سالانہ پیداوار 2482 ٹن ہے (شماریات پاکستان 10-2009)۔

خوراکی وادویاتی اہمیت:

فالسہ بھی جامن اور انار کی طرح سرد اور خشک تاثیر رکھتا ہے لیکن اس کے پھل میں لحمیاتی ترشے زیادہ مقدار میں ہوتے ہیں۔ اس کا مناسب استعمال معدہ، دل و جگر کی اصلاح کرتا ہے۔ یہ پیشاب کی جلن دور کرتا ہے۔ اس کے علاوہ جریان واحتلام کا شافی علاج مہیا کرتا ہے۔ قوت ہاضمہ کو تیز کرتا ہے اور بھوک کو بڑھاتا ہے۔ اس کا شربت دل و جگر کو تسکین پہنچاتا ہے۔ یرقان یا تپ دق کی بیماری میں فائدہ پہنچاتا ہے۔ یرقان کی وجہ سے پیدا ہونے والی پیاس کی شدت (استسقا) کا خاتمہ کرتا ہے۔ قے، اسہال، بخار اور خون کی گرمی دور کرتا ہے۔ بلڈ پریشر کم کرتا ہے۔ ملک شیکر جگ میں ڈال کر اس کا جوس اور بیج الگ کئے جاسکتے ہیں۔ یہ چونکہ ٹھنڈی تاثیر کا حامل ہے اس لئے اس کا کثیر استعمال جوڑوں کے درد میں اضافہ کر سکتا ہے۔ قدرے قابض خصوصیات کا حامل ہوتا ہے۔ پھلوں کی مصنوعات بنانے والے کارخانے میں اس کی کافی مانگ ہوتی ہے۔

اقسام:

اس پھل کی دو معروف قسمیں ہیں۔ ایک قسم اونچے پودوں والی ہے جس کا پھل بے ذائقہ ہوتا ہے جبکہ دوسری قسم کے پودے چھوٹے قد کے ہوتے ہیں جن کا پھل گول اور چھوٹا ہوتا ہے۔ جو کہ ذائقہ میں اچھا ہے۔ فالسہ کی دونوں اقسام مصنوعات کے لحاظ سے بہت اہم ہیں۔

زمین و آب وہوا:

فالسہ ایک پت جھڑ پودا ہے جو سطح سمندر سے 1000 میٹر بلندی تک کاشت کیا جاتا ہے۔ فالسہ ہر قسم کی زمین میں کم آبپاشی کے ساتھ پیدا کیا جا سکتا ہے جبکہ میرا زمین اس کے لئے زیادہ موزوں ہے۔ معمولی تھور اور سیم زدہ زمین میں بھی کاشت کیا جا سکتا ہے۔ سردیوں میں اس کے پتے گر جاتے ہیں۔ کہر اور سردی اس کے لئے مفید ہے بلکہ اس کی ضرورت ہے۔ بہت سخت جان اور خشکی کو برداشت کرنے والا پودا ہے۔ انتہائی گرمی اور خشک ہواؤں سے پودے یا پھل کو نقصان نہیں پہنچتا۔ سخت کہر پڑنے سے اگر پودے کی اوپر والی شاخیں سوکھ بھی جائیں تو سطح زمین سے نئی شاخیں پھوٹ آتی ہیں۔ فالسہ بہت سخت جان اور خشک موسمی حالات کو برداشت کرنے والا پودا ہے۔ سخت سردی کے دوران ہر سال اس کے پتے جھڑ جاتے ہیں اور بیشتر پنسل جتنی موٹی یا اس سے باریک شاخیں خشک ہو جاتی ہیں۔ دو ہفتے یا زیادہ دنوں تک کہر پڑنے کی صورت میں فالسے کے باغات کو شدید نقصان پہنچ سکتا ہے۔ چھوٹے پودوں کو شدید گرمی، کہر آلود سردی اور جڑی بوٹیوں سے بچانا بہت ضروری ہوتا ہے۔ موسمِ بہار شروع ہونے پر ہر پودا نچلے حصے سے دوبارہ پھوٹ آتا ہے۔ ایک سال تک کے چھوٹے پودوں کو سردی سے شدید نقصان پہنچ سکتا ہے۔

وقت کاشت:

فالسہ وسط مارچ سے آخر اگست تک کاشت کیا جا سکتا ہے۔ البتہ مون سون کی بارشوں کے دوران کاشتہ فصل کی بڑھوتی بہت اچھی ہوتی ہے۔

افزائش:

فالسے کی افزائش بیج سے کی جاتی ہے۔ کیاریاں تیار کر کے ان میں تین تین انچ کے فاصلے پر قطاروں میں بیج بوئے جاتے ہیں۔ بیجوں کی گہرائی نصف انچ سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے۔ جولائی میں بیج کاشت کئے جائیں تو دو تین ہفتے میں اگ آتے ہیں۔ اگلے سال فروری مارچ میں پودے کھیتوں میں منتقل

کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ ایک سال یا زیادہ عمر کے پودوں کو باغ میں منتقل کیا جا سکتا ہے۔ منتقلی کے بعد پہلے سال سردیوں میں پودوں کو کہر سے شدید نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اس لیے اسے کہر سے بچانا بہت ضروری ہوتا ہے۔

باغ لگانا:

پودوں اور لائنوں کا باہمی فاصلہ آٹھ آٹھ فٹ برقرار رکھ کر پودے منتقل کر دیے جائیں۔ مذکورہ فاصلہ برقرار رکھ کر ایک ایکڑ میں 600 پودے لگائے جا سکتے ہیں۔ منتقل کیے گئے پودوں کو پہلے سال شدید گرمی، کہر آلود سردی اور جڑی بوٹیوں سے بچانا بہت ضروری ہوتا ہے۔ انگور کے باغات میں خالی جگہوں پر فالسہ اور کھجور کا باغ بھی لگایا جا سکتا ہے۔

فالسے کا باغ آٹھ فٹ کے فاصلہ پر لگایا جائے

آبپاشی:

فالسہ بہت سخت جان پودا ہے جو پانی کی قلت اور خشک موسمی حالات کو برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ لیکن موسمِ بہار شروع ہوتے ہی اسے آبپاشی کی ضرورت درپیش ہو جاتی ہے۔ نئی پھوٹ ظاہر ہونے کے دوران آبپاشی کرنا بہت ضروری ہوتا ہے۔ اگر پھول آوری کے دوران غلطی سے بھرپور آبپاشی کر دی جائے تو بہت سا پھل گر کر ضائع ہو جاتا ہے۔ پھول آوری کے دوران کم پانی لگایا جائے تو زیادہ پھل لگتا ہے۔ مجموعی طور پر اسے سال میں بارہ سے پندرہ مرتبہ آبپاشی کی ضرورت ہوتی ہے۔ چھوٹے پودوں کو باغ کے اندر کاشتہ فصل کی مناسبت سے پانی لگائیں۔ جب باغ بڑا ہو جائے تو حسبِ ضرورت پانی لگائیں۔ دسمبر جنوری میں کھاد ڈالنے کے بعد ایک آبپاشی کی جائے۔

پھل کو جلدی پکانا:

پھل جلدی پکانے کے لئے آبپاشی کا شیڈول بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ پھل لگنے کے دوران زیادہ پانی نہ لگایا جائے لیکن پھل لگ جانے کے بعد پانی کی کمی نہ آنے دی جائے۔ مئی کے مہینے میں اگر ہلکی

آبپاشی کی جائے یا سوکا لگا دیا جائے تو پھل جلدی پک جاتا ہے۔ پہلے پکنے والا پھل بہت مہنگا فروخت ہوتا ہے۔

کھادیں:

فروری میں نصف کلو ڈی اے پی، نصف کلو ایس وپی اور اپریل میں نصف کلو یوریا فی جوان پودا ڈالیں تو زیادہ پیداوار حاصل ہوتی ہے۔ کورا ختم ہوتے ہی جنوری میں کٹائی کرنے کے بعد فی پودا 10 تا 20 کلو گرام گوبر کی کھاد کے ساتھ مذکورہ کھادیں ڈال کر زمین میں ملادی جائیں تو فالسہ کی بھرپور فصل پیدا ہو سکتی ہے۔ گوبر کی کھاد فالسے کی بھرپور پیداوار حاصل کرنے کے لئے بہت ضروری ہے۔ کچے پھل پر پوٹاش کا فولیر سپرے کیا جائے تو پھل جلدی پکتا ہے اور دانہ موٹا ہو جاتا ہے۔

کٹائی یا شاخ تراشی:

فالسے میں بیشتر پھل صرف نئی شاخوں پر آتا ہے۔ بہتر پھل لینے کے لئے ہر سال موسم سرما کے آخر (جنوری) میں تین چار فٹ کے مڈھ چھوڑ کر اس کی کٹائی بہت ضروری ہے۔ کٹائی کا عمل ہر سال پچھلے سال کے مقابلے میں مزید اونچائی سے کیا جائے تو پھل پیدا کرنے والی نئی شاخیں زیادہ نکلتی ہیں۔

بہتر پیداوار لینے کے لئے جنوری کے شروع میں کٹائی کی جائے

بیماریاں:

گرم اور خشک موسم کے دوران سفوفی پھپھوندی کا حملہ ہو سکتا ہے۔ اس بیماری سے بچانے کے لئے 100 ملی لیٹر ریلی یا سکوریا ان کے متبادل زہریں 100 لیٹر پانی میں ملا کر فی ایکڑ استعمال کی جا سکتی ہیں۔

کیڑے:

فالسے پر کیڑوں کا حملہ کم ہوتا ہے۔ تاہم فروٹ فلائی اور بالدار سنڈی جیسے کیڑے حملہ آور ہو سکتے ہیں۔ فروٹ فلائی کے لئے ٹرائی کلوروفون یا ڈپٹریکس 2 گرام فی لیٹر پانی ملا کر سپرے کی جائے۔ پھل پکنے کے دوران 40 ملی لیٹر ٹریسر (سپینوسیڈ) یا اس کے متبادل زہریں سو لیٹر پانی میں ملا کر سپرے کی جاسکتی ہیں۔ بالدار سنڈی کے حملے کی صورت میں سائپر میتھرین یا ڈیلٹا میتھرین 250 ملی لیٹر فی سو لیٹر پانی میں ملا کر سپرے کی جائے۔

جڑی بوٹیاں:

فالسہ کے باغات میں موسمِ گرما کے دوران کھبل، سوانکی، لمب گھاس، چولائی، مکو، اٹ سٹ اور برو وغیرہ نقصان پہنچاتی ہیں۔ موسمِ سرما کے دوران جنگلی ہالوں، کرنڈ، جنگلی پال، دمب، گھاس اور لیہلی وغیرہ نقصان پہنچاتی ہیں۔ جڑی بوٹیوں کی بروقت تلفی سے بہتر پیداوار حاصل کی جاسکتی ہے۔

انسداد:

جڑی بوٹیاں تلف کرنے کے لئے کیمیائی اور مشینی طریقوں کو حسبِ ضرورت ملا کر استعمال کرنے کی سفارش کی جاتی ہے۔ جڑی بوٹیوں کی نوعیت، ان کی شدت اور عمر کی مناسبت سے گلائی فوسیٹ یا راؤنڈ اپ 1:5 تا 2:0 ملی لیٹر یا پیرا کوآٹ ایک لیٹر فی ایکڑ کے حساب سے سو لیٹر پانی میں ملا کر پودوں کے درمیان میں خالی مقامات پر احتیاط سے سپرے کی جاسکتی ہیں۔ جڑوں کی ہواداری کے لئے سال میں دو مرتبہ ہل چلانے کی بھی سفارش کی جاتی ہے۔

کیا زہروں کے نقصان تو نہیں ہوتے؟

فالسے کی جڑیں کم گہرائی سے خوراک حاصل کرتی ہیں۔ بار بار گلائی فوسیٹ سپرے کرنے سے زہر کی کچھ مقدار جڑوں کے راستے سے پودے کے اندر بھی چلی جاتی ہے۔ اس طرح یہ زہر پھل پیدا کرنے کی صلاحیت متاثر کرتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ایک مرتبہ یہ زہر وسط دسمبر سے لے کر وسط جنوری کے درمیان اس وقت سپرے کیا جائے جب فالسے کی جڑیں خوابیدہ حالت میں ہوں۔ مارچ اپریل کے دوران ہرگز سپرے نہ کیا جائے۔ دوسری مرتبہ مون سون کے دوران استعمال کیا جا سکتا

ہے۔ خوراکی جڑیں سطح زمین کے بالائی چھ انچ کے اندر اندر ہی ہوتی ہیں اس لئے جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لئے فالسے کے باغات میں گہرا ہل چلانے سے گریز کیا جائے۔

اگر بارش کے ایک دن بعد وتر میں سپرے کریں تو بہتر نتائج ملتے ہیں۔ وتر کے بغیر سپرے کیا جائے تو کھبل اور برو پوری طرح تلف نہیں ہوتیں۔ دستی آلات اور مشینی طریقوں سے جڑی بوٹیوں کی تلفی کے دوران جڑوں کو زخمی ہونے سے بچانا ضروری ہے۔ اس لئے فالسہ کے کھیتوں میں گہرا ہل چلانے سے گریز کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ دسمبر جنوری میں فاسفورس، پوٹاش اور گوبر کی کھاد ملاتے وقت بھی جڑوں کو کم سے کم زخمی کیا جائے۔ اگر صرف راؤنڈ پر اکتفا کیا جائے اور ہل سے مکمل گریز کیا جائے تو بھی بھاری زمینوں میں اچھی پیداوار کا حصول مشکل ہو جاتا ہے۔ پودوں کے اندر الجھے ہوئے گھاس کی تلفی کے لئے قزیلو فوپ 250 ملی لیٹر فی ایکڑ کے حساب سے سو لیٹر پانی میں ملا کر سپرے کرنے کی سفارش کی جاتی ہے۔

پیداواری عوامل کا حصہ:

تیار فصل کے اہم پیداواری اخراجات میں کھادوں کا حصہ تقریباً 10 فیصد، کیڑوں، بیماریوں اور جڑی بوٹیوں سے بچاؤ کا 10 فیصد جبکہ فصل کی برداشت اور مارکیٹنگ کا حصہ 80 فیصد بنتا ہے۔

پھل توڑنا:

فالسے کا پودا دو سال کے بعد پھل دینا شروع کرتا ہے جو کہ جون جولائی میں پکتا ہے۔ اس کا پھل ایک ہی وقت پر نہیں پکتا اس لئے دو سے تین بار اس کی چنائی کی جاتی ہے۔ پھل پکنے پر اس کا رنگ سرخ اور ذائقہ کھٹا میٹھا ہوتا ہے۔ پھل جب پک جائے تو فوراً منڈی تک پہنچائیں۔ بصورت دیگر خراب ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

کٹائی کی جائے تو پھل پیدا کرنے والی نئی شاخیں زیادہ نکلتی ہیں

کٹائی کے بعد نئی پھوٹ کو زیادہ پھل لگتا ہے

کٹائی کے بعد نئے پھول آتے ہیں اور 60 تا 80 دنوں میں اس کا پھل پہلی چنائی کے لئے وسط مئی تا جون کے دوران تیار ہو جاتا ہے۔ باغ میں لگانے کے دو سال بعد فالسہ پھل پیدا کرنے لگتا ہے اور بہتر

نگہداشت کی جائے تو مسلسل بیس سال تک بھرپور پھل دیتا ہے۔ جون کے دوران ہر ہفتے میں دو بار چنائی کی جائے تو معیاری پھل حاصل کیا جا سکتا ہے۔ فالسے کی چنائی پر سب سے زیادہ خرچ آتا ہے۔

بہتر کاشتی حالات میں فالسے کا باغ مسلسل بیس سال تک بھرپور پھل پیدا کر سکتا ہے

پیداوار:

مذکورہ بالا سفارشات پر عمل پیرا ہونے سے ہر جوان پودے سے 10 تا 20 کلو گرام پھل حاصل ہو سکتا ہے۔ فالسہ عموماً 70 تا 80 من فی ایکڑ دستیاب ہوتا ہے لیکن بہتر پیداواری ٹیکنالوجی کے ساتھ ساتھ موسمی حالات بھی سازگار رہیں تو اچھی فصل سے 150 من فی ایکڑ سے بھی زیادہ پھل حاصل کیا جا سکتا ہے۔

پیداواری اخراجات اور آمدن:

حالیہ سالوں کے دوران ذاتی زمین کی صورت میں فالسہ پیدا کرنے کا فی ایکڑ خرچ 41 ہزار (وسطی پنجاب اور ملتان کے 5 تا 50 ایکڑ والے کاشتکار، نصف مقدار نہری پانی دستیاب ہونے کی صورت میں سالانہ تخمینہ درج ذیل ہے:

	سرگرمیاں	روپے
1	زمینی تیاری و شاخ تراشی	8000
2	کیمیائی کھادیں	7000
3	گوبر کی کھاد	5000
4	پانی	2000
5	جڑی بوٹی، کیڑے، بیماری کے سپرے	3000
6	برداشت (15 چنائیاں)	10000
7	ٹرانسپورٹ	4000
8	متفرق	1000
	کل اخراجات	**41000**

بہتر پیداواری ٹیکنالوجی پر عمل پیرا ہونے کے ساتھ ساتھ اگر موسمی حالات بھی سازگار رہیں تو چار سال یا زیادہ عمر کے جوان باغ سے 150 من فالسہ پیدا ہو سکتا ہے۔ جس سے کل ڈیڑھ لاکھ روپے کمائے جا سکتے ہیں۔ بہتر مارکیٹنگ اور مناسب حکمتِ عملی کی بدولت مذکورہ اخراجات میں کمی کر کے اس سے زیادہ بچت کی جا سکتی ہے۔

نفع بخش کاشت کے اہم راز:

فالسے کی نفع بخش کاشتکاری کے اہم رازوں میں

- ❖ فصل کو جڑی بوٹیوں سے بچانا
- ❖ جنوری کے شروع میں پرانی شاخوں کی کٹائی.
- ❖ گوبر اور فاسفورسی کھادوں کا متناسب استعمال کرنا
- ❖ پھول آوری کے دوران آبپاشی سے گریز کرنا
- ❖ بروقت چنائی کرنا اور احتیاط کے ساتھ مارکیٹنگ کرنا شامل ہیں۔

فالسہ کے اضافی قدرتی محاصل:

گرمیوں کے موسم میں فالسہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کو دی گئی ایک بہت بڑی نعمت ہے اور یہ جوس، جیم، جیلی، چٹنی اور شربت بنانے کے بھی کام آتا ہے۔

فالسے کا شربت بنانے کا طریقہ:

آدھا کلو گرام فالسہ اور ایک کلو گرام چینی لیں۔ پہلے فالسے کو پانی میں بھگو دیں۔ اس کے بعد چھان لیں اور چینی ملا کر ہلکی آنچ پر پکائیں جب قوام گاڑھا ہو جائے تو سمجھ جائیں کے شربت تیار ہے۔ یہ شربت مقوی دل اور معدہ ہوتا ہے۔ جگر کی حرارت کو تسکین دیتا ہے۔ قے کو روکنے اور پیاس میں تسکین دیتا ہے۔ فالسہ کو دو روز سے زیادہ فریج کے بغیر نہیں رکھنا چاہیے ورنہ خراب ہو سکتا ہے۔
اس کی جڑ کی چھال کا جوشاندہ بنا کر پینا جوڑوں کے درد کے لیے بے حد مفید ہے۔ فالسہ کے شربت میں عرق گلاب ڈال کر پیا جائے تو اس کے فوائد دو گنا ہو جاتے ہیں۔

مزید معلومات کیلئے برائے رابطہ:

اکیٹنگ سینئر وائس پریزیڈنٹ شعبہ زرعی ٹیکنالوجی

فون نمبر: 051-2840848, 2840842, 2840872

زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ ہیڈ آفس 1- فیصل ایونیو، پوسٹ باکس نمبر 1400، اسلام آباد

ویب سائٹ: www.atd.ztbl.com.pk